۳ ذُوالقعدۃ الحرام ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط:52)

# اپنے بدلے والدین کو حج کروانا کیسا؟

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی



پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# اپنے بدلے والدین کو حج کروانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

**فرمانِ مصطفےٰ** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں بھیجتا اور اس کے نامۂ اَعمال میں 10 نیکیاں لکھتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

## اپنے بدلے والدین کو حج کروانا کیسا؟

**سُوال:** اَولاد کمارہی ہوتی ہے اور والدین بڑھاپے کو پہنچ چکے ہوتے ہیں تو ایسے میں اَولاد یہ سوچتی ہے کہ ابھی والدین کو حج کروادیتے ہیں ہم بعد میں کرلیں گے کیا ایسا کرنا دُرُست ہے؟

**جواب:** اگر حج کی شرائط پائے جانے کی وجہ سے اَولاد پر حج فرض ہوگیا ہے تو اب انہیں خود حج کرنا ہوگا یہاں تک کہ اگر ماں باپ اِجازت نہ بھی دیں تب بھی فرض حج ادا کرنے کے لیے جانا ہوگا۔[3]

**سُوال:** کیا عُمرہ کرنے والے کو حاجی کہہ سکتے ہیں؟

---

1 ...... یہ رِسالہ ۳ ذُوالْقَعْدَۃُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 06 جولائی 2019 کو عالَمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی فضل الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ۲/۲۸، حدیث: ۴۸۴ دار الفکر بیروت۔

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۵۱، حصہ: ۶ ماخوذاً مکتبۃ المدینہ کراچی - صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جب حج کے لیے جانے پر قادر ہو حج فوراً فرض ہوگیا یعنی اُسی سال میں اور اب تاخیر گناہ ہے اور چند سال تک نہ کیا تو فاسق ہے اور اس کی گواہی مَردود مگر جب کریگا ادا ہی ہے قضا نہیں۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۰۵۱، حصہ: ۶)

**جواب:** جس نے فقط عُمرہ کیا ہے تو وہ حاجی کیسے ہو جائے گا؟ عُمرہ کرنے والے کے لیے عوام میں کوئی لقب نہیں ہے ورنہ عُمرہ کرنے والے کو "مُعْتَمِر" کہتے ہیں مگر عوام کی زبان پر یہ لفظ چڑھنا مشکل ہو گا اور وہ "مُعْتَبَر" کہہ دیں گے، بہر حال عُمرہ کرنے والے کو حاجی نہیں کہہ سکتے۔

## نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا؟

**سُوال:** کچھ اسلامی بہنیں نماز پڑھتے ہوئے مُصلے کے آگے کوئی چیز رکھ لیتی ہیں اور پھر گھر والے آگے سے گزرتے رہتے ہیں تو کیا اِس سے نماز پر کچھ فرق پڑتا ہے یا نہیں؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

**جواب:** نمازی کے آگے گزرنے سے نہ تو اس کی نماز ٹوٹتی ہے اور نہ ہی وہ گناہ گار ہوتا ہے۔[1] عام طور پر کتاب یا اس جیسی کوئی چیز آگے رکھ لی جاتی ہے لیکن یہ کافی نہیں بلکہ نمازی کے آگے سے گزرنا اسی صورت میں جائز ہو گا جبکہ آگے رکھی جانے والی چیز کم از کم ایک ہاتھ بلند یعنی تقریباً آدھا گز اُونچی اور کم از کم انگلی کے برابر موٹی ہو۔[2] جب اس طرح کی چیز آگے رکھی جائے گی تو پھر آگے سے گزرنے والا گناہ گار نہیں ہو گا۔

## غیبت کی تعریف اور اس کے اَحکام

**سُوال:** غیبت کی تعریف بیان فرما دیجیے۔

**جواب:** کسی بندے میں موجود بُرائی یا عیب کو اس کی پیٹھ پیچھے بُرائی کرنے کے طور پر بیان کرنا غیبت کہلاتا ہے۔[3] عام طور پر ہماری گفتگو ہی غیبت بھری ہوتی ہے کہ ہم خواہ مخواہ کی بُرائی بیان کر رہے ہوتے ہیں لیکن اگر اس نیت سے کسی کی بُرائی بیان کی جائے کہ مقصود بُرائی بیان کرنا نہیں اِصلاح کرنا ہو تو یہ گناہوں بھری غیبت نہیں ہے مثلاً بیٹے کی بُرائی باپ کے آگے اس لیے کی تاکہ باپ اسے سمجھائے اور اس کی اِصلاح کرے یا شاگرد کی بُرائی اُستاد کے سامنے اس نیت سے کی

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۴، حصہ:۳ - صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْهِ فرماتے ہیں: امام و منفرد جب صحرا میں یا کسی ایسی جگہ نماز پڑھیں، جہاں سے لوگوں کے گزرنے کا اندیشہ ہو تو مُسْتَحَب ہے کہ سُترہ گاڑیں اور سُترہ نزدیک ہونا چاہیے، سُترہ بالکل ناک کی سیدھ پر نہ ہو بلکہ داہنے یا بائیں بھوں کی سیدھ پر ہو اور دہنے کی سیدھ پر ہونا افضل ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۶، حصہ:۳)

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۶۱۵، حصہ:۳۔

3 ...... ترمذی، کتاب البر و الصلة، باب ما جاء فی الغیبة، ۳/ ۳۷۵، حدیث: ۱۹۴۱- بہارِ شریعت، ۳/ ۵۳۲، حصہ:۱۶۔

کہ اُستاد شاگرد کو سمجھائے وغیرہ۔[1] اِسی طرح غیبت کی اور بھی جائز صورتیں ہیں لیکن عام طور پر لوگ جو آپس میں ایک دوسرے کے خلاف لگے ہوتے ہیں تو یہ گناہوں بھری غیبت ہی ہوتی ہے۔ بعض لوگ جب کسی میں کوئی بُرائی دیکھتے ہیں تو ان کا پیٹ چڑھ جاتا ہے اور جب تک وہ کسی کو بتاتے نہیں ہیں انہیں چین نہیں آتا حالانکہ گناہ پر صبر کرنے کے بھی فَضائل ہیں تو جب غیبت کا گناہ کرنے کو دِل کرے تو اس پر صبر کریں، اب ان کے لیے جتنا صبر کرنا مشکل ہو گا اتنا ہی ان کو اَجر و ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ بہر حال بَرداشت نہ بھی ہو تب بھی غیبت سے بچنا ضَروری ہے ورنہ گناہ گار ہوں گے۔ جب کسی کی بُرائی دیکھ کر دوسروں کو بتانا بَرداشت نہیں ہو رہا تو اللہ پاک کا عذاب کیسے بَرداشت ہو گا لہٰذا غیبت نہ کی جائے اور اگر کسی کی غیبت کی ہے تو توبہ کرنی چاہیے اور اس صورت میں توبہ کے تقاضے بھی پورے کرنے ہوں گے یعنی جس کی غیبت کی اگر اس تک یہ بات پہنچ گئی کہ آپ نے اس کی غیبت کی ہے تو اب اس سے مُعاف بھی کروانا ہو گا[2] اور اگر اس تک یہ بات نہ پہنچی ہو تو مُعاف کروانا ضَروری نہیں چپکے سے توبہ کرلی تو یہ بھی کافی ہے۔

## کیا جمعرات کو کپڑے دھونے سے فوت شُدگان کو کپڑوں کا میل پہنچتا ہے؟

**سُوال:** کچھ لوگوں سے سُنا ہے کہ جمعرات کے دِن کپڑے نہیں دھونے چاہئیں کہ ایسا کرنے سے فوت شُدگان کو ان کپڑوں کا میل پہنچتا ہے جس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے، کیا یہ بات قرآن و حدیث سے ثابت ہے یا لوگوں کی اَفواہ ہے؟

**جواب:** میں نے تو ایسا پہلی بار سُنا ہے کہ جمعرات کو کپڑے دھونے سے فوت شُدگان کو کپڑوں کا میل پہنچتا ہے۔ لگتا ہے ہر برادری اور قوم میں کچھ نہ کچھ ایسی باتیں ہوتی ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں ہوتا (یعنی بے معنیٰ اور بے کار ہوتی ہیں۔) یہ بات بھی کچھ ایسی ہی ہے۔ ظاہر ہے کپڑے دھونے سے مُردوں کو بھلا کیا تکلیف ہو گی اور پھر مُردوں کا قصور کیا ہے جو انہیں تکلیف پہنچے۔ مُردوں میں سے جو عذاب میں مبتلا ہے وہ تو ہے ہی تکلیف میں اور جس کی قبر جنت کا باغ بنی ہوئی ہے اسے آپ کے کپڑوں کا پانی اور میل بھلا کیوں پہنچے گا؟

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/۵۳۳، حصہ:۱۶ ماخوذاً – غیبت کی تباہ کاریاں، ص ۲۳۹ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...... دُرِمختار و ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۷۔

## نکاح کے وقت دُلہن کے ہلنے جُلنے میں کوئی حرج نہیں

**سُوال:** کچھ لوگ جب نکاح پڑھاتے ہیں تو عورت کو کہتے ہیں کہ آپ نے دائیں بائیں نہیں ہونا اور ایک جگہ بیٹھے رہنا ہے جب تک کہ شوہر آپ کو اِجازت نہ دے دے تو کیا یہ صحیح ہے؟

**جواب:** کیا عورت کو سانس لینے کے لیے بھی شوہر سے اِجازت لینی پڑے گی کیونکہ سانس لینے میں بھی ہِل جُل ہوتی ہے اور کیا اسے کھجانے کے لیے بھی شوہر سے اِجازت لینا ہوگی کہ اس میں بھی ہِل جُل ہوتی ہے؟ اِس طرح تو دُلہن بے چاری آزمائش میں آجاتی ہوگی اور اگر خُدانا خواستہ کوئی سانپ یا بچھو آگیا یا بلی میاؤں میاؤں کرتی دوڑتی آئی تو کیا وہ اپنے آپ کو اس کے سامنے کٹوانے کے لیے پیش کر دے گی؟ یونہی اگر نماز کا ٹائم ہو گیا تو ہلے جُلے بغیر نماز کیسے پڑھے گی؟ بہر حال دُلہن کے ہلنے جُلنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ لوگوں کے اپنی طرف سے بنائے گئے طرح طرح کے باطل خیالات ہیں۔

## اسلامی بہنوں کا نماز کے وقت پَردہ

**سُوال:** اسلامی بہنیں نماز پڑھتے وقت کتنا پَردہ کریں گی؟

**جواب:** ”اسلامی بہنوں کی نماز“ نامی کتاب کے صفحہ نمبر 91 پر ہے: اسلامی بہن کے لیے ان پانچ اَعضاء یعنی جسم کے پانچ حصّے مُنہ کی ٹکلی، دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے عِلاوہ سارا جسم چُھپانا لازمی ہے البتہ اگر دونوں ہاتھ گٹوں تک، پاؤں ٹخنوں تک مکمل ظاہر ہوں تو ایک مفتٰی بہٖ قول پر نماز دُرُست ہے۔[1] یعنی اگر دونوں ہاتھ گٹوں تک اور دونوں پاؤں ٹخنوں تک کُھلے ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ پاؤں کے پنجے سے جب اُوپر کی طرف آئیں گے تو جہاں پاؤں کا پنجہ ختم ہو گا وہاں جوڑ پر ایک ہڈی اُبھری ہوئی ہوتی ہے اُسے ٹخنا کہتے ہیں۔

## حاملہ عورت اور سورج گرہن، چاند گرہن

**سُوال:** کیا حاملہ عورت یا اس کی اَولاد پر سورج گرہن یا چاند گرہن کا کوئی اثر پڑتا ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

**جواب:** یہ بات بہت مشہور ہے کہ اگر عورت چاند گرہن میں قینچی چلائے گی تو بچے کے ہونٹ کٹ جائیں گے یا فلاں

[1] ...... دُرِّمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، ۲/۹۵۔

مُعاملہ ہو جائے گا وغیرہ۔ یاد رکھیے! اس طرح کے جو بھی مُعاملات ہیں شریعت ان کی حوصلہ اَفزائی نہیں کرتی البتہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی کے ہاں اِتفاق سے کوئی ہونٹ کٹا بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ اس کی ماں نے چاند گرہن میں قینچی چلائی تھی حالانکہ اس کی کوئی شرعی حقیقت نہیں ہے۔

## ڈراؤنے خوابوں سے بچنے کا وَظیفہ

**سُوال:** مجھے رات کو سوتے میں ڈراؤنے خواب آتے ہیں لہٰذا ڈراؤنے خوابوں سے بچنے کا کوئی وَظیفہ بتا دیجیے۔

**جواب:** اللہ کریم آپ کو اس آزمائش سے نکالے اور آپ کی پریشانی دُور فرمائے، اگر آپ روزانہ سونے سے پہلے 21 بار "یَا مُتَکَبِّرُ" پڑھتے رہیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ڈراؤنے خوابوں سے بچت رہے گی۔[1]

## کیا ناخن کاٹنے سے دُکان میں نحوست ہوتی ہے؟

**سُوال:** ہمارے یہاں اکثر دُکاندار اپنی دُکان پر نہ تو خود اپنے ناخن کاٹتے ہیں اور نہ ہی کسی دوسرے کو کاٹنے دیتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ اس سے دُکان میں نحوست ہوتی ہے، کیا ناخن کاٹنے سے واقعی دُکان میں نحوست ہوتی ہے؟

**جواب:** ناخن کاٹنے سے نہیں بلکہ گانے بجانے اور بے پردہ عورتوں کے ساتھ ہنس ہنس کر باتیں کرنے سے نحوست اور آخرت کی بَربادی کے سامان ہوتے ہیں اور یہ دونوں کام دُکانوں پر بکثرت ہوتے ہیں۔ اگرچہ دُکان رٹیل کی ہوتی ہے مگر بدنگاہیوں کے کام ہول سیل میں ہو رہے ہوتے ہیں۔ اِسی طرح دُکانوں میں دھوکا دینے، جھوٹ بولنے اور ملاوٹ والا مال گاہک کو تھما دینے والے کام ہو رہے ہوتے ہیں۔ داڑھی منڈانا بھی تو گناہ ہے اور یہ شیوڈ چہرہ لے کر دُکان پر آجاتے ہیں تو کیا یہ نحوست کا باعث نہیں ہے؟ مگر آج کل ان گناہوں کو نحوست نہیں سمجھا جاتا اور ناخن کاٹنا جو کہ ایک سنّت ہے اسے نحوست سمجھ لیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ 40 دِن کے اَندر اَندر ناخن کاٹ لینے چاہئیں اور اگر 40 دِن ہو گئے تو اب بِلاوجہ تاخیر کرنا گناہ ہے۔[2] اگر 40 دِن گزر گئے اور کسی نے ناخن نہ کاٹے تو وہ گناہ گار ہے۔

---

1 ...... فیضانِ سنت، باب فیضانِ بسم اللہ، ۱/ ۱۶۹ مکتبۃ المدینہ کراچی۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان و الخصاء و قلم الاظفار... الخ، ۵/ ۳۵۷-۳۵۸ ماخوذاً دار الفکر بیروت۔

## دانتوں سے ناخن کاٹنا کیسا؟

**سُوال:** بعض دُکاندار دُکان پر بیٹھ کر دانتوں سے ناخن کاٹتے ہیں تو دانتوں سے ناخن کاٹنا کیسا؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

**جواب:** دانتوں سے ناخن کاٹنے کے سبب بَرَص یعنی کوڑھ کے سفید داغ کی بیماری ہو سکتی ہے۔[1] بچے دانتوں سے بہت ناخن کاٹتے ہیں اور جو بڑے کاٹتے ہیں انہیں شاید بچپن سے یہ عادت ہوتی ہو گی۔ دانتوں سے ناخن کاٹنا یہ ایسی نامُراد عادت ہے کہ 100 مَرتبہ ٹوکنے سے بھی نہیں جاتی جب تک کہ بندہ اسے خود سنجیدہ نہ لے۔ جس کی یہ عادت ہو گی اگر ہم اسے ٹوکیں گے تو وہ وقتی طور پر دانتوں سے ہاتھ ہٹا لے گا لیکن تھوڑی دیر کے بعد پھر سے شروع ہو جائے گا۔ اب بھی مَدَنی مذاکرے میں اِس بیماری کے مَریض ناخن کاٹنے میں مَصروف ہوں گے اور جو میں کہہ رہا ہوں یہ ان کے سر کے اوپر سے گزر رہا ہو گا۔ یہ بے چارے نہیں سوچتے کہ اس طرح کرنے سے ناخن خراب اور بدھے ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات چَب چَب کر کمزور پڑ جاتے ہیں اور پھر جب یہ ٹوٹیں گے تو ان کا میل کچیل پیٹ میں جائے گا جو طرح طرح کی بیماریاں لائے گا مگر ناخن چبانے والوں کو اس کی پرواہی نہیں ہوتی۔ ناخن چبانا ان کا مشغلہ ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض لوگوں کی بڑی عُمر ہو جاتی ہے مگر وہ اس سے باز نہیں آتے۔ جس کی یہ عادت ہو وہ مہربانی کر کے اسے سنجیدہ لے اور اپنا یہ ذہن بنائے کہ مجھے اپنی یہ عادت ختم کرنی ہے تو اس طرح کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ یہ عادت نکل جائے گی۔ اس عادت کو ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ناخن چبانے والا اپنے اوپر یہ کفارہ ڈال دے کہ میں جب جب ناخن چباؤں تو بارہ مَرتبہ دُرود شریف پڑھوں گا۔

## اَلتَّحِیَّات کے بجائے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا شرعی حکم

**سُوال:** اگر کسی نے نماز میں بھولے سے اَلتَّحِیَّات کے بجائے سورۂ فاتحہ پڑھنا شروع کر دی تو نماز کا کیا حکم ہو گا؟

**جواب:** اگر کسی نے اَلتَّحِیَّات میں بھولے سے تلاوت کی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔[2]

## دَورانِ تلاوت اَذان شروع ہو جائے تو کیا کریں؟

**سُوال:** اگر تلاوتِ قرآن کے دَوران اَذان شروع ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

1 ...... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۶۸ دار المعرفۃ بیروت۔

2 ...... سجدۂ سہو سے اِس غلطی کی تلافی ہو جائے گی اور اُس کی نماز دُرست ہو جائے گی۔

**جواب:** تلاوت روک کر اَذان کا جواب دینا چاہیے۔[1]

## ڈرپ لگوانے سے وُضو ٹوٹنے کا شرعی حکم

**سُوال:** کیا ڈرپ لگوانے سے وُضو ٹوٹ جاتا ہے؟

**جواب:** اگر ڈرپ لگوانے سے اس میں خون چڑھا تو وُضو ٹوٹ جائے گا اور اگر خون نہیں چڑھا تو وُضو نہیں ٹوٹے گا۔ اگر انجکشن لگوانے میں اتنا خون نکل آیا کہ بہہ جائے گا تو وُضو ٹوٹ جائے گا ورنہ انجکشن لگانے سے بھی وُضو نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر ٹیسٹ کروانے کے لیے خون نکلوایا تو وُضو ٹوٹ جائے گا۔ شوگر ٹیسٹ کرنے کے لیے انگلی پر سوئی مارتے ہیں تو خون بہتا نہیں خالی اُبھرتا ہے تو اُبھرنے سے وُضو نہیں ٹوٹے گا البتہ اگر اتنا ہے کہ اُسے نہ پونچھتے تو بہہ جاتا تو اب وُضو ٹوٹ جائے گا۔ (امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اُصول یہ ہے کہ جہاں سے خون نکلا ہے اگر اس جگہ سے نکل کر ایسی جگہ بہہ گیا جس کا وُضو یا غسل میں دھونا فرض ہے تو اس صورت میں وُضو ٹوٹ جائے گا۔[2] (اس پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہاں اُصول ہی بیان کیا جا سکتا ہے کیونکہ شوگر ٹیسٹ میں کسی کا خون معمولی سا اُبھرتا ہے اور کسی کا اتنا کہ سوئی ٹچ کرنے سے پھٹ پڑتا ہے۔

## مسواک کو لٹا کر رکھنے سے کب پاگل ہونے کا خطرہ ہے؟

**سُوال:** ہم نے یہ سُنا ہے کہ مِسواک کو لٹا کر رکھنے سے پاگل ہو جانے کا اندیشہ ہے جبکہ ہم نے مکتبے (دکان) پر لٹا کر رکھی ہوئیں مِسواکیں دیکھیں تو اِس حوالے سے ہماری راہ نمائی فرما دیجیے۔

**جواب:** مِسواک اِستعمال کرنے کے بعد اسے اس طرح کھڑی رکھیں کہ ریشہ اُوپر کی جانب ہو لیکن اگر اُسے صاف سُتھری جگہ پر لٹایا جائے تب بھی حرج نہیں ہے اور اگر مِسواک کو دھول کچرے میں لٹا دیا تو اب پاگل ہونے کا خطرہ ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ مکتبے (دکان) پر رکھی ہوئی مِسواکیں مسواک نہیں بدستور لکڑیاں ہی ہیں کیونکہ انہیں ابھی تک

---

1. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی فی الاذان، الفصل الثانی فی کلمات الاذان و الاقامۃ و کیفیتھما، ۱/ ۵۷ دار الفکر بیروت۔
2. فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الطھارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۱/ ۱۰ دار الفکر بیروت۔

بطورِ مِسواک اِستِعمال ہی نہیں کیا گیا۔ اسے یوں سمجھیے کہ جس طرح اِحرام میں دو چادریں لپیٹی جاتی ہیں مگر بندہ جب تک اِحرام کی نیت نہ کرلے اس وقت تک اِحرام میں نہیں آتا اور اگر وہ سِلے ہوئے کپڑوں میں بھی اِحرام کی نیت کرے گا تو اِحرام میں آجائے گا اور مُحْرِم کہلائے گا اور عورت مُحْرِمَہ کہلائے گی حالانکہ عورت بطورِ اِحرام دو چادریں نہیں پہنتی تو یوں دو چادریں عُرفاً اِحرام کہلاتی ہیں ورنہ حقیقت میں بندہ نیت کرنے اور پھر اس کے ساتھ تَلْبِیَہ یا اس کے قائم مقام مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰه وغیرہ کہنے سے اِحرام میں آتا ہے۔[1] اِسی طرح سمجھ میں یہی آتا ہے کہ مِسواک تب ہی کہلائے گی جب اُسے اِستِعمال کریں گے اگرچہ مِسواک کی نیت سے حاصِل کی گئی لکڑی کو بھی مِسواک کہا جاتا ہے۔ یہ میں نے اپنی سمجھ کے مُطابق مِسواک کے بارے میں عرض کیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب مِسواک دَرخت میں تھی تو چونکہ عام طور پر مِسواک جڑ سے بنتی ہے تو زمین میں یہ ایک جڑ تھی پھر بعد میں جب اسے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تو مِسواک کہلائی اور پھر اِستِعمال کیا گیا تو اب اس کا اِحترام بڑھ گیا کہ یہ آلہ اَدائے سنَّت کہلائی لہٰذا مکتبے پر جو خالی ڈنڈیاں لٹا کر رکھی ہوئی ہیں اس میں کوئی خطرے والا مسئلہ نہیں ہے اور نہ ہی گھبرانے کی ضَرورت ہے تو آپ اسے مکتبے سے لیں اور مِسواک کی سنَّت ادا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰه پاگل نہیں ہوں گے اور اگر خدا نخواستہ پاگل پن آنا بھی ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰه مِسواک کی سنَّت کی بَرَکت سے رُک جائے گا۔

## کیا بہ نیتِ دُعا یہ آیتِ مُبارکہ پڑھ سکتے ہیں؟

**سُوال:** قرآنِ پاک کی اِس آیت ﴿رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا﴾ (پ۱۹، الشعراء: ۷۴) کو دُعا میں پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** جی ہاں! یہ دُعا ہے تو بہ نیتِ دُعا یہ آیت پڑھی جاسکتی ہے۔

## بیوی کا اپنے شوہر کو گالی نکالنا کیسا؟

**سُوال:** بیوی کا اپنے شوہر کو مذاق میں گالی نکالنا کیسا؟

[1] ..... فتاویٰ ھندیة، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، ۱/ ۲۲۲۔

**جواب:** گالی نکالنے کو حدیثِ پاک میں فِسق (گناہ) کہا گیا ہے۔[1] اگر بیوی شوہر کو گالی نکالے تو یہ اور بھی سخت ہو جائے گا کیونکہ اس نے تو شوہر کی تعظیم اور اِطاعت کرنی ہے کہ شوہر بیوی کا بادشاہ اور حاکم ہے چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ﴾ (پ۵، النسآء: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: "مرد افسر ہیں عورتوں پر۔" جب شوہر اپنی بیوی کا حاکم ہے تو حاکم کا اِحترام زیادہ کرنا ہوتا ہے لہٰذا عورت شوہر کو گالی نکالنے پر توبہ کرے، شوہر سے معافی مانگے اور آئندہ ایسا کرنے سے بچے۔

## بچوں کو وَقفِ مدینہ کرنے کے بجائے خود ہونا چاہیے

**سُوال:** بعض والدین آ کر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے بچے کو دعوتِ اسلامی کے لیے وَقف کیا یا وَقف کرتا ہوں تو اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

**جواب:** یہ بے چارے محبت میں آ کر کہتے ہیں کہ ہم اپنے بچوں کو وَقف کرتے ہیں حالانکہ انہیں خود وَقف ہونا چاہیے کہ یہ کام کرسکتے ہیں جبکہ بچے کا پتا نہیں کہ وہ کب مَدَنی کام کرنے کے لائق بنے گا؟ یاد رکھیے! یہ وَقف ہونا ایسا نہیں جس طرح مسجد یا مدرسہ وَقف ہوتے ہیں بلکہ یہ والدین کی طرف سے ایک اچھی نیت ہے کہ ان کا بچہ دِین کی خدمت کرے، نہ یہ کہ بچہ وَقف ہو گیا تو اسے لے لیا جائے اور ماں باپ اُسے بھول جائیں۔

## جنَّت کتنی بڑی ہے؟

**سُوال:** یہ اِرشاد فرمایئے کہ جنَّت کتنی بڑی ہے؟

**جواب:** جنَّت کی چوڑائی قرآنِ کریم میں بیان کی گئی ہے۔ (اس پر امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے قرآنِ پاک کی یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:) ﴿وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ ۙ﴾ (پ۴، آل عمرٰن: ۱۳۳) ترجمۂ کنزالایمان: "اور ایسی جنَّت کی طرف جس کی چوڑان میں سب آسمان و زمین آ جائیں۔" یہاں جنَّت کی چوڑائی بطورِ مثال صرف سمجھانے کے لیے بیان کی گئی ہے ورنہ حقیقتاً اس کی لمبائی چوڑائی کی مقدار اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے۔ جنَّت کے ایک

[1] ...... بخاری، کتاب الایمان، باب خوف المومن من ان یحبط... الخ، ۱/ ۳۰، حدیث: ۴۸ دار الکتب العلمیۃ بیروت۔

دَرجے کے اندر اگر سب کے سب اہلِ دُنیا سمانا چاہیں تو وہ سما سکتے ہیں اور اس کے 100 دَرجے ہیں۔(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) جنّت بہت ہی بڑی ہے اور اتنی بڑی ہے کہ بندہ اس کو سمجھ ہی نہیں سکتا، یہاں فقط سمجھانے کے لیے مثالیں دی گئی ہیں۔

جنّت میں آقا کا پڑوسی بن جائے عطار اِلٰہی

مولیٰ از پئے قطبِ مدینہ یا اللہ مری جھولی بھر دے (وسائلِ بخشش)

## رَسُول کی تعریف

**سُوال:** رَسول کسے کہتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

**جواب:** رَسول اس نبی کو کہتے ہیں جو نئی شریعت لے کر آئے۔[1]

## رَمضان کے قضا روزے ذِیقعدہ میں رکھنا کیسا؟

**سُوال:** کیا رَمضان کے قضا روزے ذِیقعدہ میں رکھ سکتے ہیں؟

**جواب:** رَمضان کے قضا روزے ذِیقعدہ میں رکھ سکتے ہیں اور اگر شوال میں ہی رکھ لیتے تو زیادہ اچھا تھا کیونکہ جتنا جلدی رکھ لیں گے اتنا ہی بہتر ہے۔

## کسی کے ہاتھوں غلطی سے بلی مَر جائے تو کیا حکم ہے؟

**سُوال:** اگر کسی کے ہاتھوں غلطی سے بلی مَر جائے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

**جواب:** اگر جان بوجھ کر بلی ماری تب تو ظاہر ہے ظلم کرنے کے سبب گناہ گار ہو گا لہٰذا اللہ پاک سے توبہ کرے۔ اگر جان بوجھ کر نہیں ماری جیسا کہ بعض اوقات بلی اچانک گاڑی کے آگے آکر کچلی جاتی ہے تو اس صورت میں گاڑی والا گناہ گار نہیں ہو گا۔ بڑی شاہراہوں پر بے چارے بلیاں کتے بڑی گاڑیوں کے نیچے آکر کچلے جاتے ہیں۔ لوگوں کو ان کے کچلے جانے کا پتا تک نہیں چلتا اس لیے ان کی لاشوں کو کچلتے ہوئے گاڑیاں گزرتی رہتی ہیں اور یوں ان کا کچومر بن جاتا ہے۔

---

[1] ...... نبراس، تعریف الرسول، ص ۵۴ ملتان۔

## پپڑی بن کر اُترنے والی مہندی کا شرعی حکم

**سُوال:** آج کل جو مہندی لگائی جاتی ہے وہ ایک دِن میں ہاتھوں سے پپڑی بن کر اُکھڑنا شروع ہو جاتی ہے تو کیا اسے لگا کر وُضو اور غسل ہو جاتا ہے؟

**جواب:** جس مہندی کی تہ ہاتھ پاؤں پر جم جاتی ہے ایسی مہندی نہ لگائیں کیونکہ جب تک وہ چپکی رہے گی وُضو نہیں ہو گا اور وُضو نہیں ہو گا تو نماز بھی نہیں ہو گی۔ اِسی طرح اگر فرض غسل کیا تو غسل بھی نہیں اُترے گا لہٰذا ایسی مہندی لگائی جائے جس کی تہ چپکتی نہ ہو۔ جو مہندی ہم داڑھی پر لگاتے ہیں اس کی تہ نہیں جمتی اور جو عورتیں لگاتی ہیں ان کی تہ جمتی ہے اس لیے داڑھی پر مہندی لگانے والا اسے کبھی نہیں لگائے گا۔ (امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) پہلی دَفعہ کی تہ تو ہر مہندی کی جمتی ہے اور وہ اُتر بھی جاتی ہے مگر کیمیکل والی بہت سی کون مہندیاں ایسی ہوتی ہیں کہ انہیں لگانے کے بعد جب ہاتھ دھو لیے جائیں تو اس کے بعد کلر نظر آ رہا ہوتا ہے جو بظاہر کلر لگتا ہے مگر خواتین جب برتن دھوتی ہیں یا ویسے ہی ہاتھ دھوتی رہتی ہیں تو وہ پپڑیوں کی صورت میں اُترتا ہے تو اس طرح کی مہندیاں لگانے سے وُضو کے مَسائل ہوتے ہیں اور ایسی مہندیوں کے بارے میں دارُ الاِفتا اہلِ سنّت کا فتویٰ "شیطان کے بعض ہتھیار" نامی رِسالے[1] کے آخری صفحات پر موجود ہے۔ خواتین کو مہندی لگانے کا شوق ہوتا ہے اور اس کے لیے وہ باقاعدہ اِہتمام کرتی ہیں تو انہیں بغیر کیمیکل والی ایسی مہندی لگانی چاہیے جس کی تہ نہ جمے۔

**(امیرِ اہلِ سنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) آج کل ترقی زیادہ ہو گئی ہے ورنہ کسی دور میں بچیاں پتلی مہندی بنا کر آپس میں ایک دوسرے کے ہاتھوں پر تنکے سے پھول وغیرہ بناتی تھیں اور اس دور میں مہندی کے بھی مَسائل نہیں تھے بس مہندی لگانے کے بعد ہاتھ دھوتیں تو رنگ نکل آتا تھا، مہندی کا رنگ گہرا نکلے اس کے لیے بار بار اپنی مٹھیاں کھولتی اور بند کرتی تھیں اور بعض تو رات کو مہندی لگا مٹھی بند کر کے اسے کپڑے سے باندھ دیا کرتی

---

1 ...... یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا تحریر کردہ ہی ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے اسے حاصل کر کے مُطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

تھیں اور یوں مہندی کا رنگ گہرا نکلتا تھا۔اب لوگ کہتے ہیں کہ مہنگائی بڑھ گئی ہے مگر مہندی پر جو اتنا فالتو خرچ کرتے ہیں اس کی طرف توجہ نہیں دیتے جبکہ پہلے مہندی پر اتنا خرچ کرنے کا تصور ہی نہیں تھا۔اب بھی نارمل مہندی مل سکتی ہے مگر اسے بنانے میں اتنی محنت کیسے کریں گی پہلے اس لیے محنت کرتی تھیں کہ اس طرح کی کون مہندیاں نہیں ملتی تھیں اب چونکہ مل جاتی ہیں اور خوفِ خُدا بھی کم ہو گیا ہے تو اس لیے عورتیں یہ مہندیاں اِسْتِعمال کر لیتی ہیں۔ بہر حال میں نے مہندی کا مسئلہ دارُ الْاِفتا اہلِ سنّت کے فتوے کی روشنی میں بیان کیا کہ ایسی مہندی نہیں لگانی چاہیے کہ جو پپڑی بن کر اُترتی ہے۔

## پہلے حج میں سہولتیں کم لیکن روحانیت زیادہ تھی مگر اب...

**سُوال:** حج کا پُر بہار موسم ہے۔فلائٹیں بھی جانا شروع ہو چکی ہیں حاجی روانہ ہو رہے ہیں اور کئی روانہ ہو چکے ہیں۔ان ایام کو گزارنے کے لیے ایسا کیا کیا جائے کہ ذوق بر قرار رہے بلکہ اس میں اِضافہ بھی ہوتا رہے؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

**جواب:** اللہ پاک جن کو نصیب کرتا ہے وہ بڑے باذوق ہوتے ہیں، لیکن ایسے خوش نصیب جن کو صحیح معنوں میں ذوق ملتا ہے وہ اب شاید کم ہوتے ہیں۔پہلے دور میں سہولتیں کم تھیں لیکن روحانیت زیادہ تھی اور اب سہولتیں زیادہ ہیں مگر لوگوں میں روحانیت کم ہو گئی ہے۔پہلے کے لوگ اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کر کے جاتے تھے اور ہو سکتا ہے کتنے ہی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہوں مگر پھر بھی ان کا جذبہ اور ذوق دیدنی ہوا کرتا تھا، پہلے پنکھے بھی نہیں ہوتے تھے بلکہ آج کے دور کی طرح مکان کی سہولتیں بھی نہیں ہوتی تھیں لیکن پھر بھی ان کا ذوق ہوتا تھا اور آج وہاں ہر جگہ AC لگا ہوا ہے کیونکہ وہاں کے لوگ اس کے عادی ہیں بلکہ ایک سے بڑھ کر ایک سہولت موجود ہے۔مَطاف میں ماربل بھی ایسا لگا دیا گیا ہے جو دھوپ میں گرم نہیں ہوتا۔اتنی اتنی سہولتیں تو ہیں مگر نہیں ہے تو لوگوں میں روحانیت نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔پھر حاجی صاحبان کی شاپنگ کی مصروفیات الگ ہیں۔

**اب** حاجیوں کی تعداد بہت ہوتی ہے جبکہ پہلے کے دور میں اتنی تعداد نہیں ہوتی تھی۔اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا دور زیادہ پُرانا نہیں ہے آپ نے لکھا ہے کہ "عورتوں کو رات میں طواف کروایا کرو کہ مَطاف

خالی ہوتا ہے صرف بیس تیس آدمی ہوتے ہیں۔"[1] اور یہ بات بھی طَوَافُ الزِّیارۃ کے لیے فرمائی ہے حالانکہ یہ طواف ہر حاجی نے کرنا ہوتا ہے لیکن اب تو دِن سے زیادہ رات میں رش ہوتا ہے، پھر گرمیوں کی حاضری ہو تو رات میں ہی رش ملے گا بلکہ حج کے سیزن میں رات ہو یا دِن رش ہی ہوتا ہے۔ اگر رش میں کچھ کمی ہو بھی تو کھانے کے ٹائم پر ہوتی ہے۔ دوپہر 12 بجے رش کم ہوتا ہے لیکن اس وقت دھوپ بہت ہوتی ہے اور جس کو دھوپ میں تکلیف ہوتی ہے اس کو طواف میں لذت نہیں آئے گی۔ ویسے بھی ایسے وقت طواف کرنا چاہیے جس میں خشوع و خضوع آئے کہ یہ شریعت کو پسند ہے۔

## حاجی صاحبان کس طرح اپنے ذوق میں اِضافہ کریں؟

**اب** رش زیادہ ہونے کے سبب چاروں طرف شور اور باتیں ہوتی ہیں۔ حرم شریف میں بچوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہوتی ہے یوں تو حُدُودِ حَرَم بہت بڑی ہے لیکن صرف مسجدِ حرام کو بھی حَرَم بولتے ہیں کہ یہ حَرَم میں ہی ہے اس میں بچے دوڑتے کھیلتے ہیں بعض بے چارے پیشاب بھی کر دیتے ہیں۔[2] اور بھی بہت کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔ دَورانِ طواف اور دَورانِ سعی بھی کافی رَش ہوتا ہے۔ ہر طرح کا آدمی آیا ہوا ہوتا ہے اور عورتوں کی بھی بہت بڑی تعداد ہوتی ہے ایسے میں نگاہوں کی حفاظت کرنا ایک دُشوار مُعاملہ ہے اور یہ چیزیں ذوق کی تکمیل یا اِضافے میں رکاوٹ ہیں۔ ہاں! ایسے میں اگر اللہ پاک سے لو لگالی جائے نیز زبان، آنکھ اور پیٹ کا قفلِ مدینہ لگا ہو اور زبان سے ضَرورت کے علاوہ کوئی بھی اِدھر اُدھر کی بات نہ کی جائے اور جس سے ہو سکے اکیلا رہے عوام کے جتھے میں نہ جائے کہ ہر ایک کا الگ الگ مزاج ہوتا ہے، طرح طرح کی ہانک رہے ہوتے ہیں تو ان سے الگ تھلگ ہی رہے جبکہ اس طرح الگ رہنا اس کے لیے ممکن ہو اور کوشش کرے کہ حرم شریف میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے اور ذِکر و دُرُود کرتا رہے، اگر مکہ میں ہے تو اس کے فضائل پڑھے مدینہ میں ہے تو اس کے فضائل کا مُطالعہ کرے اور نعتیں پڑھے جب اس انداز سے وقت گزارا جائے گا تو ذوق بھی ملے گا بلکہ اس میں

---

1 ...... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کمزور اور عورتیں اگر بھیڑ کے سبب دسویں کو نہ جائیں تو اس کے بعد گیارھویں کو افضل ہے اور اس دِن یہ بڑا نفع ہے کہ مَطاف خالی ملتا ہے، گنتی کے بیس تیس آدمی ہوتے ہیں۔ عورتوں کو بھی باطمینانِ تمام ہر پھیرے میں سنگِ اَسود کا بوسہ ملتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۵۳)

2 ...... چھوٹے بچوں کو مسجد میں لانے کے متعلق تفصیلی اَحکام جاننے کے لیے "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت قسط 37" کا مُطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

اِضافہ ہو گا۔ اللہ پاک ہمیں ذوق و شوق والی حاضری نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## ہر سال حج یا عمرہ کرنے والوں پر لوگوں کی باتیں

**سُوال:** بعض لوگ یہ سوچ کر ہر سال حج یا عمرہ کرتے ہیں کہ اگر نہیں جائیں گے تو لوگ کیا کہیں گے، ایسا کرنا کیسا؟ [1]

**جواب:** اگر کوئی اس لیے ہر سال حج پر جانے کا اِہتمام کرتا ہے کہ نہ جانے کی صورت میں لوگ بولیں گے کہ اس بار تم حج پر نہیں گئے تو کس کس کو جواب دوں گا؟ یوں ہی اگر کوئی ہر سال رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں اس لیے عمرے پر جاتا ہے کہ ناغہ ہونے کی صورت میں لوگ کیا کہیں گے؟ تو ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ جب مر و گے تو لوگ صرف اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن کہیں گے۔ آپ سمجھتے ہیں لوگ مجھے اچھا کہتے ہیں کہ میں ہر سال حج اور عمرے پر جاتا ہوں۔ نہیں! ایسا نہیں ہے۔ میں بتاتا ہوں کہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ”اس کی بے چاری خالہ بہت غریب ہے جس کی جوان بیٹی گھر بیٹھی ہے اس کو چاہیے تھا کہ عمرہ کرنے کے بجائے اس کا نکاح کروا دیتا، ان کے ساتھ صِلۂ رحمی کرتا اور ان کی دُعائیں لیتا، دُنیا کو دِکھانے کے لیے ہر سال رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں وہاں جا کر بیٹھ جاتا ہے۔“ یا اِس طرح کی باتیں کریں گے کہ ”بات بات پر تو جھوٹ بولتا ہے اور عمرے کر رہا ہے۔“ اگر کسی کا قرض لیا ہوا ہے پھر عمرہ یا نفلی حج کرتا ہے تو لوگ کہیں گے کہ ”لوگوں کے پیسے دبا کر بیٹھا ہے اور حج و عمرے کیے جا رہا ہے، اس کو چاہیے تھا کہ پہلے قرض کا بوجھ اُتارتا۔“ اور شرعی مسئلہ بھی یہی ہے کہ پہلے قرض ادا کر دے یا جس کا قرض ہے اس سے اِجازت لے لے۔ ظاہر ہے ایسے کون اِجازت دے گا مثلاً اگر کسی کے 50 لاکھ روپے دینے ہوں اور وہ قرض خواہ سے اِجازت لے کہ میں اپنے پورے خاندان کو حج یا عمرے پر لے جا رہا ہوں تم اِجازت دے دو! قرض خواہ آگے سے یہی کہے گا کہ ”پہلے پیسے دے دو بعد میں چلے جانا یا اگلے سال چلے جانا۔“ اگر کوئی چھوٹا آدمی ہے جس کے پاس بظاہر اتنے پیسے نہیں ہوتے تو لوگ کہیں گے: ”لگتا ہے یہ لوگوں سے سُوال کرتا ہے۔ حاجی صاحب حاجی صاحب کرکے مالداروں کے آگے پیچھے گھوم رہا ہوتا ہے یقیناً ان سے پیسے کھینچ کر ہر سال حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَہُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا پہنچ جاتا ہے۔“

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

**لوگوں** نے یہ سب باتیں کرنی ہیں لہٰذا کوشش کرنی چاہیے کہ تہمت کی جگہ سے بچا جائے اور دیکھ بھال کر سارے کام کیے جائیں تاکہ اپنا وقار مجرُوح نہ ہو۔ ہم یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہر سال حج کرنے پر لوگ ہمیں حاجی صاحب! حاجی صاحب! کہیں گے یا اس لیے عاشقِ رَسُول کہیں گے کہ یہ ہر سال مدینے جاتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ لوگ بدگمانیاں کر رہے ہوتے ہیں اگرچہ انہیں بدگمانی نہیں کرنی چاہیے مگر لوگ کرتے ہیں اور سب کچھ کہتے ہیں اور آخر میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡن کہہ دیتے ہیں۔ یاد رکھیے! بندہ اپنے اَعمال کے رہن ہوتا ہے، یہ ہوگا اور اس کے اَعمال ہوں گے ، اللہ پاک ہم سب کو بار بار مکے اور مدینے کی حاضری نصیب فرمائے اور اِحتیاط کرنا بھی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

## کیا سوشل میڈیا اور موبائل بھی ذوق میں رکاوٹ کا باعث ہیں؟

**سُوال:** کیا سوشل میڈیا اور موبائل فون بھی ذوق میں رکاوٹ کا باعث ہیں؟ (جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت کا سُوال)

**جواب:** واقعی یہ ایک مسئلہ ہے، طواف کرتے ہوئے کعبہ شریف کو اُلٹے ہاتھ پر رکھنا ہوتا ہے اس کی طرف پیٹھ بھی نہیں کرنی ہوتی اور اِدھر اُدھر دیکھنا بھی منع ہے جس کو پریشان نظری بولتے ہیں، لیکن اس سیلفی شاہ کو اگر کسی مشہور آدمی کی سیلفی بنانی ہے تو یہ طواف کرتے کرتے اُلٹے قدم چلنا شروع ہو جائے گا کبھی کعبے کو پیٹھ کرے گا نیز اس میں صرف مَرد ہی مبتلا نہیں ہیں بلکہ نادان عورتیں بھی یہ حرکتیں کر رہی ہوتی ہیں۔ اب بتائیے کہ ذوق کس دکان سے ملے گا؟ جہاں پر ذوق بٹ رہا ہے، تقسیم ہو رہا ہے اور خوب تجلیات کی بارشیں ہو رہی ہیں وہاں یہ لوگ سیلفی بنانے میں مصروف ہیں اور طواف کے اُصول توڑ کر اپنا طواف بھی ناقص بنا رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے بعض صورتوں میں بڑے مَسائل ہو سکتے ہیں۔

## حج و عمرے میں ذوق بَرباد کرنے والی حرکتیں

**سُوال:** بعض اوقات سیلفی کی وجہ سے ریاکاری بالکل واضح ہوتی ہے جیسے کوئی شخص واقعی دُعا مانگ رہا ہو اور کوئی اس کی تصویر بنا لے تو اس میں کوئی مُضایقہ نظر نہیں آ رہا لیکن ایک شخص ہے جو دُعا مانگ ہی نہیں رہا مگر دُعا والا اَنداز بنا کر باقاعدہ سیلفی بنوائے جیسے کعبہ کی طرف رُخ کر کے دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھا کر کھڑا ہو گا اور کوئی اس کی تصویر بنا رہا ہو گا، آپ اس

بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

**جواب:** جی ہاں! یہ لوگ اپنا پورا طواف Facebook پر Live (بَراہِ راست) دے رہے ہوتے ہیں بلکہ لمحے لمحے کی خبر بھی دیتے ہیں کہ "میں اب حجرِ اَسود کی طرف آ رہا ہوں، اب حجرِ اَسود سے آگے بڑھ گیا اور اب مُسْتَجاب پر ہوں یا اب میں دُعا مانگ رہا ہوں اور آپ کے لیے بھی دُعا کر رہا ہوں" گویا کہہ رہے ہوتے ہیں کہ میرے جیسا نیک آدمی آپ کے لیے دُعا کر رہا ہے۔ سیلفی بنانے والوں یا Facebook پر Live (بَراہِ راست) طواف دِکھانے والوں یا رَسمی دُعا مانگنے والوں کو ذوق کیسے آئے گا؟ رہا خالی ہاتھ اُٹھا کر دُعا والا انداز اپنانا تو اس پر ان کو کیا کہا جائے؟ یہ لوگ ایسی اور بہت سی حرکتیں کر رہے ہوتے ہیں جن کی شریعت میں کوئی پذیرائی نہیں ہے۔ جب سے یہ سوشل میڈیا آیا ہے اس نے ایک بڑی تعداد کو خراب کر دیا ہے ورنہ طواف میں تو بندے کو چاہیے تھا کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھے صرف اس قدر اُٹھائے کہ گرنے سے بچ جائے اور کسی سے ٹکرا نہ جائے اور خود کو محتاط کر لے تاکہ کسی کو کہنی نہ لگے یا کسی کے پاؤں پر پاؤں نہ آئے، روتے روتے دُعائیں مانگتے ہوئے خشوع و خضوع کے ساتھ طواف کرے۔ یہ اسی وقت ہو گا جب ذہن بنا ہوا ہو اور اللہ پاک کی ہیبت، اس کا خوف بھی دِل میں ہو اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی محبت کا چشمہ دِل میں موجزن ہو نیز اپنے گناہوں کو یاد کرے اور اپنی قسمت پر رَشک کرے کہ میرے جیسا گناہ گار وجود اس دَربار میں حاضر ہے:

حضورِ کعبہ حاضر ہیں حرم کی خاک پر سر ہے
بڑی سرکار میں پہنچے مقدر یاوری پر ہے (ذوقِ نعت)

اس طرح کی ملی جلی کیفیت ہو اور یہ یقین ہو کہ یہاں گناہ معاف کروانے کا گولڈن چانس ہے کہ رَحمتِ اِلٰہی جوش پر ہے یہاں معافی مل جائے گی اور طواف اس وقت تک ختم نہ ہو جب تک سارے گناہ سر سے نہ اُتر جائیں۔ اگر اس طرح جُھوم جُھوم کر اِخلاص کے ساتھ کوئی طواف کرے گا تو خُدا کی قَسم! میرا وِجدان کہتا ہے جتنے بھی طواف کرنے والے ہیں وہ سب اس ایک کے صَدقے میں بخش دیئے جائیں گے اور سب کے طواف قبول ہو جائیں گے۔ واقعی ایسوں کے صَدقے میں ہی ہم نکلیں گے ورنہ ہم تو سیلفی شاہ بن گئے ہیں کوئی ذوق و شوق نہیں ہے سارے کام رَسمی ہو رہے ہیں۔

## مَدَنی چینل کے لیے جو ساتھ دے عطّار کا

**سُوال:** آپ کا ایک شِعر ہے:

مَدَنی چینل کیلئے جو ساتھ دے عطّار کا
اس پہ رَحمت ہو خُدا کی اور کَرَم سرکار کا (وسائلِ بخشش)

اس شِعر میں کی گئی دُعا میں سے کس کس کو حِصّہ مل سکتا ہے؟

**جواب:** مَدَنی چینل کے لیے جو بھی عطّار کا ساتھ دے، چاہے وہ پیسوں کے ذَریعے دے یا جسم و زبان کے ذَریعے اُسے اس دُعا سے حِصّہ مل سکتا ہے۔ ایسے موقع پر پہلے یہ جملہ بولا جاتا تھا کہ دامے، دِرمے، قدمے، سُخنے تو یہاں بھی یہی ہے کہ جو پیسوں سے ساتھ دیں یا پاؤں پر چل کر تعاون کریں یا الفاظ یعنی بات کے ذَریعے تعاون کریں تو یہ دُعا ان کے لیے بھی ہے۔ آپ بھی مَدَنی چینل کا ساتھ دیجئے اور اس سلسلے میں مالی تعاون کیجیے ورنہ کم از کم دیکھنے میں ہی ساتھ دیجیے کہ خود بھی مَدَنی چینل دیکھئے اور دوسروں کو بھی دیکھنے کی ترغیب دِلائیے۔ یاد رکھیے! مَدَنی چینل کا اتنا خرچ ہے کہ اس کے بارے میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ یہ پیسے کھاتا نہیں پیتا ہے۔ مَدَنی چینل کا عملہ بہت بڑا ہے اور اس کا خرچ بھی بہت زیادہ ہے مگر یہ دُنیا میں جا جا کر دِین کا ڈنکا بھی بجا رہا ہے۔ مَدَنی چینل دیکھ کر غیر مسلم مسلمان ہو جاتے ہیں، کتنے بے نمازی نمازی بن گئے اور کتنے لوگ شراب پینے سے تائب ہو گئے اور چاروں طرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی چینل کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ صحیح معنوں میں مَدَنی چینل ہی ایک اسلامی چینل ہے ورنہ دِیگر چینلز میں بے پردہ عورتیں دِکھائی جاتی ہیں، میوزک بھی چل رہے ہوتے ہیں اور طرح طرح کے Advertisements (اِشتہارات) بھی آ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کے اِیمان سلامت رکھے! مَدَنی چینل دیکھتے رہیے۔

## مَدَنی چینل کی مَدَنی بہار

**سُوال:** مَدَنی چینل آنے سے پہلے اور مَدَنی چینل آنے کے بعد آپ نے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کو کیسا پایا؟

**جواب:** ایک تعداد ہے جنہیں مَدَنی چینل کے ذَریعے دعوتِ اسلامی کا تعارف ہوا اور ان کے کِردار کی اِصلاح ہوئی، اس

طرح کی مَدَنی بہاریں آئے دِن مَدَنی چینل پر دِکھائی جاتی ہیں۔ دو ہفتے پہلے مکمل داڑھی اور زلفوں والا ایک شخص آیا اور شاید اس نے بتایا کہ ”مجھے مسلمان ہوئے آٹھ دِن ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ کی داڑھی اور زلفیں تو بہت بڑی ہیں اور یہ آٹھ دِن میں اتنی بڑی کیسے ہو سکتی ہیں؟ اس پر شاید انہوں نے یہ کہا تھا کہ میں سات سال یا سات ماہ سے مَدَنی چینل دیکھ رہا تھا اور مَدَنی چینل دیکھ دیکھ کر میرے اندر اِسلام کی محبت پیدا ہوتی رہی اور مَدَنی چینل کے ذَریعے ہی میرے دِل میں نبیٔ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت پیدا ہو گئی اور پھر میں نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں داڑھی سجالی اور زلفیں بھی رکھ لیں اور اب میں مسلمان بھی ہو گیا ہوں۔“ اللہ پاک انہیں ایمان پر اِستقامت نصیب فرمائے۔ (اس موقع پر جانشینِ امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) ان کا اسلامی نام احمد رضا رکھا گیا اور انہوں نے عمامہ شریف سجانے کی نیت بھی کی تھی۔

## فاسق و فاجر شخص کے ہاتھ سے شِفا ملنا کیا کَرامت ہے؟

**سُوال:** مسلمانوں کی اکثریت کم علمی اور اچھے بُرے کی تمیز نہ ہونے کے سبب شُعبدہ بازیاں دِکھانے والوں کو بھی اہلِ کرامت سمجھ بیٹھتی ہے تو کرامت اور اِستِدْرَاج میں فرق کیسے پتا چلے گا؟

**جواب:** جو چیز عادۃً یعنی عام طور پر نہ ہوتی ہو، وہ اگر کسی ولی سے ظاہر ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں، غیر فاسق مؤمن سے ظاہر ہو تو اُسے مَعُوْنَت کہتے ہیں۔ عوام اس کو بھی کرامت بولتے ہیں مگر یہ کرامت نہیں مَعُوْنَت ہے اور اگر یہی چیز بے نمازی، جھوٹ بولنے والے، گالیاں بکنے والے، داڑھی مُنڈے یا ایک مٹھی سے چھوٹی داڑھی رکھنے والے، غیبتیں کرنے والے، بے پردہ عورتوں کے ساتھ بیٹھنے والے، عورتوں سے ہاتھ چُھوانے والے کسی فاسق سے ظاہر ہو تو اسے اِستِدْرَاج کہیں گے۔[1] کسی ولی نے دَم کیا اور مریض اُٹھ کر بیٹھ گیا اور ٹھیک ہو گیا تو یہ کَرامت ہے۔ اگر غیر فاسق مؤمن نے کسی کو پھونک ماری وہ صحیح ہو گیا تو یہ مَعُوْنَت ہے اور اگر کسی فاسق و فاجر شخص نے کسی مریض کو پھونک ماری اور وہ صحیح ہو گیا تو یہ اِستِدْرَاج کہلائے گا۔ بہر حال اگر کسی فاسق شخص کی پھونک سے کوئی مریض ٹھیک ہو گیا تو اس سے متاثر ہو کر نہ تو اس کی صحبت اِختیار کرنی چاہیے اور نہ ہی اس کا مُرید بننا چاہیے ورنہ اِیمان کا مسئلہ کھڑا ہو

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۵۸، حصہ ۱: ملخصاً۔

سکتا ہے۔[1] جس طرح ڈاکٹر علاج کرتا ہے تو بندہ ٹھیک ہو جاتا ہے یہاں تک کہ ڈاکٹر تو دِل اور گُردے بھی بدل دیتے ہیں تو جب ڈاکٹر نے آپریشن کیا اور بندہ صحیح ہو گیا تو اسے کرامت نہیں کہیں گے بلکہ اس نے اپنی فیلڈ کا کام کیا اور اللہ پاک نے شِفا دی تو اسی طرح کسی فاسق و فاجر نے پھونک ماری اور بندہ صحیح ہو گیا تو اسے بھی کرامت نہیں کہیں گے۔

## فاسق و فاجر عاملوں کے پاس علاج کے لیے جانا کیسا؟

**سُوال:** کیا فاسق و فاجر عاملوں کے پاس علاج کے لیے جانا چاہیے؟

**جواب:** فاسق ڈاکٹروں کے پاس بھی تو لوگ علاج کے لیے جاتے ہیں لہٰذا اگر فاسق عامل پاک عملیات کرتے ہوں تو ان کے پاس بھی علاج کے لیے جانا منع نہیں ہے البتہ اگر جادو کرتے ہوں تو پھر نا جائز ہے۔ آج کل تقریباً عاملوں کی چھوٹی سی داڑھی ہوتی ہے، ایسوں کی صحبت اِیمان کے لیے یا کم از کم کِردار کے لیے زہرِ قاتل ہے۔ عاملوں کی ایک تعداد ہے جو زمین آسمان کے قلابے ملا رہی ہوتی ہیں اور لوگوں کو اپنے کارنامے سُنا رہی ہوتی ہے کہ فُلاں کو جنات کا سارا قبیلہ چپکا ہوا تھا تو میں نے سب کو بوتل میں بند کر کے فُلاں قبرستان میں گاڑ دیا اور اس کے لیے مجھے خود جانا بھی نہیں پڑا بلکہ میں نے اپنے مؤکل کو آرڈر کیا تو وہ قبرستان میں گاڑ کر آ گیا تو اب وہ جنات نہیں آئیں گے۔ بعض عملیات کرنے والوں کی داڑھی پوری بھی ہوتی ہے مگر وہ بے چارے طرح طرح کی باتیں کر رہے ہوتے ہیں جنہیں سُن کر لوگوں کو مزہ آ رہا ہوتا ہے اور اُن کی عقیدت میں اِضافہ ہو رہا ہوتا ہے تو یوں وہ انہیں اپنی گرفت میں لے رہے ہوتے ہیں۔ بعض عامل مُفت علاج کر رہے ہوتے ہیں تو ایسوں کے بارے میں لوگوں کی یہ رائے ہوتی ہے کہ یہ تو بہت اچھا آدمی ہے، پیسے نہیں لیتا اور پہنچا ہوا بھی ہے حالانکہ جو پیسے نہیں لیتا اسے زیادہ پیسے ملتے ہیں اور جو پیسے لیتا ہے وہ بدنام ہوتا ہے اور اسے نپے تلے پیسے ملتے ہیں۔ بہر حال جو عامل اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے لیے تعویذ دیتا ہو اس سے تعویذ لینا منع نہیں ہے جیسا کہ دعوتِ اسلامی کی مجلسِ تعویذاتِ عطاریہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ دُنیا کے کئی ممالک میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ

---

[1] ...... فِسق علانیہ کا مُرتکب شخص اگر اپنے گناہ سے توبہ کر لے اور توبہ کے بعد اس کی ظاہری حالت قابلِ اِطمینان ہو جائے، تو اس کا فسق ختم ہو جاتا ہے۔ (فتاویٰ دار الافتاء اہلِ سنّت، غیر مطبوعہ، بتغیر قلیل)

تعویذات دیتی ہے[1] تو اس مجلس کے اسلامی بھائیوں سے تعویذات لیا کریں۔ ایسے بابا جی لوگ جو خلافِ شرع حرکتیں کرتے ہوں ان کے پاس علاج کے لیے نہ جانے میں ہی عافیت ہے۔ اگر ان کے علاج کرنے سے آپ کو فائدہ ہو گیا تو آپ ان سے متأثر ہو جائیں گے اور یہ متأثر ہونا بھی آپ کو مصیبت میں ڈال سکتا ہے کیونکہ بعض اوقات یہ ایسی ایسی باتیں بک رہے ہوتے ہیں کہ جن پر ان کی شرعی گرفت بن رہی ہوتی ہے تو ان کی وہ باتیں آپ کے ذہن میں بیٹھ سکتی ہیں جو آپ کے اِیمان کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔

## شوہر کے گھر بیوی کا سانس رُکنے کی وجہ اور علاج

**سُوال:** بعض لوگ میاں بیوی کے دَرمیان جُدائی ڈلوانے کے لیے عملیات کرواتے ہیں تو اگر بیوی پر اس جادو کے اثرات ہوں جس کے باعث شوہر کے گھر آنے پر اس کا سانس بند ہونے لگے تو اس مسئلے کا کیا حل کیا جائے؟

**جواب:** عملیات کرنے والے میاں بیوی میں جُدائی ڈلوانے کے لیے بھی عملیات کرتے ہیں مگر یہ بات ثابت کس طرح ہو گی کہ کسی نے اس پر کچھ کروایا ہے یا فُلاں رِشتہ دار نے کروایا ہے؟ بعض عامل جادو کروانے والے کے بارے میں کچھ اِشارہ دے دیتے ہیں یا اس کے نام کا پہلا حرف بتا دیتے ہیں، اب اگر اِتفاق سے کسی رِشتہ دار کا نام اسی حرف سے شروع ہوتا ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی کی جاتی ہے کہ یہی جادو کروانے والا ہے حالانکہ اس بے چارے کو پتا بھی نہیں ہوتا تو یوں عامل آپس میں لڑوا دیتے ہیں۔ شوہر کے گھر بیوی کی سانس رُکتی ہے تو جب تک شرعی ثبوت نہ ہو کسی کے بارے میں یہ کہنا مشکل ہے کہ فُلاں رِشتہ دار عمل کروا کر جُدائی ڈلوا رہا ہے۔ بابا جی لوگوں کا کہہ دینا شرعی ثبوت نہیں کہلاتا۔

---

[1] ...... **تعویذاتِ عطاریہ:** 13-09-2018 تک کی کارکردگی کے مطابق مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطاریہ پاکستان بھر میں کم وبیش 850 سے زائد اور پاکستان سے باہر 250 سے زائد مقامات پر اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ WWW.dawateislami.net اور موبائلز پر موجود 12 سروسز (جس میں home delivery کی سہولت بھی موجود ہے) کے ساتھ دُنیا بھر میں دُکھیاری اُمّت کی فِیْ سَبِیْلِ اللہ غمخواری کر رہی ہے۔ ماہانہ کم وبیش 335000 مریض اور ان کے نمائندے فیضیاب ہوتے ہیں۔ جنہیں تقریباً 6 لاکھ تعویذات واَوراد عطاریہ فِیْ سَبِیْلِ اللہ پیش کئے جاتے ہیں۔ یوں سالانہ کم وبیش 4milions (یعنی 40 لاکھ کے قریب) پریشان حالوں کو تقریباً 7milions (یعنی 70 لاکھ تعویذات واَوراد عطاریہ فِیْ سَبِیْلِ اللہ پیش کئے جاتے ہیں۔) (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

**بیوی** جب بھی شوہر کے گھر جاتی ہے بے چاری کا سانس رُکنے لگتا ہے تو اس کی کوئی بھی وجہ ہو سکتی ہے۔ نفسیاتی اَثر بھی ہو سکتا ہے جبکہ ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہو کہ شوہر کے گھر جاؤں گی تو میرا سانس رُکے گا کیونکہ فلاں دِن بھی سانس رُک گیا تھا حالانکہ ایک بار ایسا ہو جانا بار بار ایسا ہونے کی دَلیل نہیں۔ ممکن ہے اس دِن کہیں سے سیڑھیاں چڑھ کر تھکی ہاری شوہر کے گھر گئی ہو جس کی وجہ سے سانس پھول گیا ہو اور اِتفاق سے رُکنے لگا ہو تو اس واقعے کو دَلیل بنا کر یہ کہہ رہی ہے شوہر کے گھر میرا سانس رُکتا ہے۔ یاد رَکھیے! نفسیاتی اَثر کے بڑے اَثرات ہوتے ہیں اور بندے کو ایسا لگتا ہے کہ اس کے ساتھ یوں ہوتا ہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔

## نفسیاتی اَثر کے سبب نقلی پھولوں سے زکام لگ گیا

**نفسیاتی اثر** کے حوالے سے مجھے کسی نے یہ سچا واقعہ بتایا تھا کہ ”کسی حکیم صاحب کے پاس ایک مریض آیا اور کہنے لگا: مجھے گلاب کے پھولوں سے الرجی ہوتی ہے اور جیسے ہی میں گلاب کے پھول دیکھتا ہوں مجھے نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔ حکیم صاحب نے اس سے کہا: کل آنا۔ پھر جب اگلے دِن وہ حکیم صاحب کے پاس آیا تو حکیم صاحب نے اس سے کہا کہ ذرا آپ فُلاں کمرے میں چلے جائیں، جب وہ اس کمرے میں گیا تو وہاں گلاب کے پھولوں کا ڈھیر تھا جسے دیکھ کر اسے چھینکیں آنا شروع ہو گئیں اور وہ کہنے لگا: ارے حکیم صاحب! آپ نے مجھے مَروا دیا اور گلاب کے پھولوں کے ڈھیر میں پہنچا دیا۔ حکیم صاحب نے اسے پکڑا اور زبردستی اس کمرے میں لے گئے جہاں گلاب کے پھولوں کا ڈھیر تھا اور چند پھول اُٹھا کر اس کے ہاتھ میں دے دیئے، جب اس نے پھول پکڑے تو پتا چلا کہ وہ گلاب کے پھول کاغذ کے تھے تو وہ نفسیاتی مریض تھا اس لیے اس نے سمجھا کہ یہ گلاب کے پھول ہیں تو یوں اسے نزلہ ہو گیا۔“ عین ممکن ہے کہ اسی طرح نفسیاتی اثر کی وجہ سے شوہر کے گھر آنے سے بیوی کا سانس رُکنے لگتا ہو کہ نفسیاتی اثر بھی اپنی ایک طاقت رکھتا ہے۔ اس کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ جب بھی شوہر کے گھر جانے کا موقع ہو تو سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ یعنی اَلْحَمْد شریف سات بار پڑھ کر اپنے اُوپر دَم کر لے اور پانی پر بھی دَم کر کے پی لیا کرے اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا۔

# فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net